

تحقیق و تنقید

جناب غازی عزیزی
قسط (۲) آخری

اطْلُبُوا الْعِلْمَ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ قَرْنُ صِيحَةِ
حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَمَا تَحْقِيقُ

اب اس باب کی باقی ماندہ روایات کے تمام طرق اسناد اور ان کے جملہ رواۃ کا محتسن
وائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک مرتبہ و مقام کا جائزہ بھی لیتا چلوں جو حضرت علی ابن ابی طالب
ابن مسعود، ابن عباس، ابوسعید الخدری، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو حدیث بیان کی جاتی ہے اس کے تین طرق وارد ہوئے
ہیں:

طریق اول:

أَخْبَرَنَا الْقَزَّازُ قَالَ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ سَهْمَرِ يَارَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَنَا أَحْمَدُ
بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ الْخَوَّارِ زُجِّي قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ
بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَهُ (رَوَاهُ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي
مُسْنَدِهِ وَأَخْرَجَهُ الْخَطِيبُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ
الْمُهَيْبِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ) ۵۹۵

اس روایت کے ناقابل اعتبار ہونے کی وجوہات یہ ہیں، اس طریق میں راوی عبدعزیز
جو جوڑے جس کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ وہ "متزوک" ہے۔ کیونکہ اس
نے اپنی تمام کتب جلاڈالی تھیں اور اپنی یادداشت کے مطابق حدیثیں بیان کیا کرتا تھا، لہذا شدید

۵۹۵۔ اضرہ المخطیب ج ۵ ص ۲۰۴ والمجم الصغیر للطبرانی ج ۱ ص ۹۲ طبع المکتبۃ السلفیۃ المدینۃ المنورۃ و

خطیبوں کا مرتکب ہوتا تھا۔ علامہ بیہوشی نے بھی اسے ”متروک“ بیان کیا ہے ۹۶ھ۔ ابن معین کا قول ہے: ”لَيْسَ بِشَيْئَةٍ“ حافظ عراقی کا قول ہے کہ ”عبد العزیز متروک“ ہے، جیسا کہ اس کی تضعیف میں امام نسائی وغیرہ سے منقول ہے۔ اور امام بخاری کا قول ہے: ”لَا يَكْتَبُ حَدِيثُهُ“ ۹۶ھ علامہ ذہبی نے اس کے ترجمہ میں اسے ”میراثہ“ بتایا ہے ۹۵ھ امام دارقطنی کا قول ہے کہ وہ متروک ہے، ابن جہان کا قول ہے: ”عَبْدُ الْعَزِيزِ زَيْدِي الْمَنَّاكِرُ عَنِ الشَّاهِرِ“ یعنی عبد العزیز شاہیر سے مناکیر روایت کرتا ہے جیسا کہ امام ابن الجوزی نے موضوعات میں بیان کیا ہے ۹۹ھ اس طریق میں دوسرا مجروح راوی خوارزمی ہے جس کے متعلق امام دارقطنی کا قول ہے کہ وہ ”متروک“ ہے تلفظ طبرانی کا قول ہے کہ محدث حسین بن علی نے کسی نے روایت نہیں کی مگر اس اسناد کے ساتھ ۹۹ھ جس میں سلیمان کا تفرود ہے۔ امام ابن الجوزی نے بھی خوارزمی کی تضعیف میں امام دارقطنی کا قول بیان کیا ہے ۱۰۲ھ۔

طریق دوم:

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعَدَةَ
قَالَ أَخْبَرَنَا حَمْرَةُ قَالَ نَا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَقِصٍ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ
قَالَ نَا عَيْمَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: ”طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ“ (ذكره الخطيب و

ابن الجوزي ۱۰۳ھ)

مجمع الزوائد للبيہوشی ج ۱ ص ۱۲۰ طبع مکتبۃ القدسی ۱۳۵۲ھ والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۴۲ ۹۶ھ
مجمع الزوائد للبیہوشی ج ۱ ص ۵۲، ۵۳ ۹۶ھ المجہ للمافظ العراقی ج ۱ ص ۵۶ ۹۸ھ میزان الاعتدال
للذہبی ج ۲ ص ۶۳۲ ۹۹ھ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والمرسوخۃ للالبانی ج ۱ ص ۱۹۴ ۱۰۲ھ
العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۱۰۱ھ المعجم لصغیر للطبرانی ج ۱ ص ۹۲ واخرجه الخطيب البغدادي
ج ۵ ص ۲۰۴ ۱۰۲ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۱۰۳ھ الفقیہ والمتفقہ للخطیب ج ۱ ص ۴۴

یہ طریق اسناد بھی کھرا نہیں ہے کیونکہ اس میں راوی عیسیٰ بن عبد اللہ تمام آفت کی بنیاد ہے۔ اس کے دادا کا نام محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب ہے۔ ابن حبان کا قول ہے: "يُرْوَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ" یعنی اپنے والد اور آباؤ سے "عَنْ" کے ساتھ موضوع چیز میں روایت کرتا ہے۔ امام ذہبی کا قول ہے: "هُوَ مَثْرُوكٌ أَحَدٌ يَثْبُتُ" یعنی وہ متروک الحدیث ہے۔ علامہ ذہبی نے اس کی ان احادیث کو جمع کیا ہے جو موضوع ہیں۔ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن عبد اللہ "ضعیف" ہے۔ ایک دوسرے راوی عمار بن یعقوب کے متعلق ابن حبان کا قول ہے: "يُرْوَى التَّمَاكِيرَ عَنِ الْمَسَاهِيرِ فَاسْتَحَقَّ التَّرْكَ" یعنی مشاہیر سے منسوب کر کے منکیر روایت کرتا ہے پس ترک کئے جانے کا مستحق ہے ۵۶۔

طریق سوم:

"أَنَا أَبُو مَنصُورٍ الْقَمْرَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ التَّعَالِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبُنْدَارِيُّ قَالَ نَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّرْقَنْدِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... الخ" (اخرجه الخطيب وذكره ابن

الجوزي) ۵۷

یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ "اس طریق میں عمر صدی راوی

والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱

ہے جو ”مناکہ بیان کرتا ہے“ اور محمد بن ایوب اور جعفر بن محمد دو ایسے راوی ہیں جن میں غایت درجہ ضعف ہے“ ۵۸

حضرت ابن مسعود سے مروی حدیث کا صرف ایک طریق ہے جو اس طرح ہے:

”فَاخْبَرَنَا ابْنُ خَيْرُونَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمْرَهُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا أَبُو يَعْلَى قَالَ نَا هَزَيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَمَانِيُّ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْفِ... الخ“ (اخرجه ابو يعلى ورواه الطبرانی فی الكبير والادسط و ذکره الهیثمی والحافظ والخطب وابن الجوزی) ۵۹

یہ طریق ناقابل اعتماد ہے، کیونکہ اس طریق میں ایک راوی عثمان بن عبد الرحمن القرظی ضعیف ہے۔ امام ابن الجوزی کا قول ہے: ”وَعُثْمَانُ لَا يُحْتَجُّ بِهِ“ یعنی عثمان حجت نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر نے عثمان کے ترجمہ میں درج کیا ہے: ”عُثْمَانُ صَدُوقٌ أَكْثَرَ

الرِّوَايَةِ عَنِ الضَّعْفَاءِ وَالْمَجَاهِيلِ“ یعنی عثمان صدوق ہے لیکن اکثر روایتیں ضعفاء اور مجہول راویوں سے روایت کرتا ہے۔ امام ابن معین کا قول ہے ”يَكْدِبُ“ ابن حبان کا قول ہے: ”يَرْوِي عَنِ الثِّقَاتِ الْأَشْيَاءِ الْمَوْصُوفَاتِ لَا يَجُودُ إِلَّا حِجَاجٌ بِهِ“ یعنی ثقات سے موضوع چیزیں روایت کرتا ہے پس اس سے احتجاج جائز نہیں۔ امام ابن مدینی نے بھی اس کی بہت ”تضعیف“ کی ہے۔ ابن عدی کا قول ہے: ”مُنْكَرٌ كَمَا رَوَيْتَابِعُ الثِّقَاتِ“ یعنی منکر ہے اور ثقات میں سے کوئی اس کی اتباع نہیں کرتا۔ امام بخاری کا قول ہے: ”سَكَتُوا عَنْهُ“ جب عبد الحق

۵۸ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۵۹ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۱۱۹ والمطالب الحافظ ج ۳ ص ۱۳۰ والموضوع للخطیب ج ۲ ص ۲۴۰ والعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۹

نے درج کیا ہے کہ وہ "متروک" ہے ۱۳۳ھ ہیثمی نے بھی اسے "متروک" درج کیا ہے ۱۳۳ھ علامہ ذہبی بیان کرتے ہیں کہ "عثمان بن عبد الرحمن القرظی جو حماد بن ابی سلمان سے روایت کرتا ہے، کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں کہ وہ "مجهول" ہے۔ اور حماد کی حدیث قبول نہیں کی جاتی مگر وہ جو اس سے قداماء (مثلاً شعبہ و سفیان ثوری اور سلواتی وغیرہ) نے روایت کی ہو عثمان بن عبد الرحمن پر امام نسائی و امام دقطنی نے "متروک" ہونے کا حکم لگایا ہے اور امام بخاری سے بھی اس کا ترک کرنا منقول ہے۔ ۱۳۵ھ امام ابن الجوزی اس کے ایک اور راوی ہزہل کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ "وہ غیر معروف ہے اور اس سے کوئی دوسرا روایت نہیں کرتا" حضرت ابن عباس کی حدیث بھی صرف ایک طریق سے وارد ہوئی ہے جو یہ ہے:

"فَأَنبَأَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ نَا ابْنُ الْمُظَفَّرِ قَالَ نَا الْعَيْثِيُّ
 قَالَ نَا ابْنُ الدَّخِيلِ قَالَ نَا الْعُقَيْلِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
 مُوسَى قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قَالَ نَا
 عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَزَادٍ قَالَ نَا عَائِدُ
 بْنُ أَيُّوبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ طُوسٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ
 ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ... الخ
 (ساقه العقيلي في ترجمة عائذ واورده الحافظ
 ورواه الطبراني في الاوسط وذكره الهيثمي وابن
 الجوزي) ۱۳۵ھ۔

۱۳۵ھ موضوعات لابن الجوزی ج ۲ ص ۲۳۲ وعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۱۳۵ھ تقریب
 التہذیب للحافظ، ترجمہ عثمان بن عبد الرحمن ۱۳۵ھ الاحکام الکبریٰ للشیخ عبدالحق ج ۲ ص ۱۳۸ ۱۳۵ھ
 مجمع الزوائد للہیثمی ج ۴ ص ۲۶۹ ۱۳۵ھ میزان الاعتدال للذہبی ج ۳ ص ۴۲ ۱۳۵ھ علل المتناہیہ
 لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۳ ۱۳۵ھ لسان المیزان للحافظ ابن حجر عسقلانی ج ۳ ص ۲۲۵ مجمع الزوائد
 للہیثمی ج ۱ ص ۱۲۰ وعلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۶۔

اس طریق کے ایک راوی عبداللہ بن عبدالعزیز کے متعلق ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ضعیف ہے، امام عقیلی کا قول ہے کہ: "اَخْطَا فِي السَّنَدِ وَالْمَتْنِ وَقَلَّبَ اسْمَ الرَّاوِحِي" یعنی سند و متن میں بہت خطا کا رہے اور راوی کا نام از خود گھڑ لیتا ہے۔ ابو حاتم کا قول ہے: "اَحَادِيثُهُ مُنْكَرَةٌ" یعنی اس کی احادیث منکر ہوتی ہیں۔ امام عقیلی کا ایک اور قول ہے: "لَهُ اَحَادِيثٌ مُنْكَرَةٌ" ابن جنید کا قول ہے: "كَذِبٌ سَادِحٌ فَلَسَا" یعنی ایک پسیر کے برابر بھی نہیں ہے۔ اور: "يُحَدِّثُ بِاَحَادِيثٍ كُذِبَ" یعنی جھوٹی احادیث بیان کرتا ہے۔ امام ابن الجوزی نے بھی عبداللہ بن عبدالعزیز کے متعلق ابن جنید کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: "لَا يُسَادِحِي فَلَسَا" واللہ اعلم۔ فرماتے ہیں کہ: "ضَعِيفٌ جَدًّا" یعنی وہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔ امام ابن الجوزی نے اس طریق کے ایک دوسرے راوی عائد بن ایوب کے متعلق امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ ابن ایوب "مُجْمُولٌ" ہے۔ لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ عائد بن ایوب کچھ پرگنہ نہیں ہے، بلکہ اس کا تو وجود ہی نہیں ہے۔ البتہ ایوب بن عائد رحا، التہذیب میں سے ہے۔ ۱۳۳ھ

حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی یہ حدیث صرف ایک طریق سے وارد ہوئی ہے جو اس طرح ہے:

"قَاتَبَانَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي قَالَ ابْنَانَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقُضَاعِيُّ قَالَ نَا أَبُو مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُحْيَى الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَكْرَبِي الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ قَالَ نَا مَسْعَرُ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيَّةِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ الخ" (ذکرہ ابن الجوزی) ۱۳۳ھ

۱۳۵ھ سان المیزان للحافظ ابن حجر ج ۳ ص ۳۱۰ ۱۳۶ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲-
 ۱۳۷ھ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۱۲۰ ۱۳۸ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲ ۱۳۹ھ
 سان المیزان لابن حجر ج ۳ ص ۲۲۵، ۲۲۶ ۱۴۰ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۲-

یہ روایت بھی قابل اعتبار نہیں ہے، کیونکہ اس طریق میں ایک راوی عطیہ العوفی ہے جس کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں: "صَدْرُوهُ يَغْبِطُ كَثِيرًا كَانَ شَيْخًا مَدْرَسًا" یعنی وہ صدوق ہے لیکن کثرت کے ساتھ غلطیاں کرتا ہے اور وہ مدرس خیمہ تھا ۱۱۲۴ھ تک جمہور نے اس کے "ضعف" پر جرح کی ہے جن کے اقوال حافظ ابن حجر اور علامہ ذہبی نے جمع کئے ہیں ۱۱۵ھ علامہ سیوطی کا قول ہے کہ عطیہ "ضعیف" ہے، علامہ سخاوی نے بھی اس کی "تضعیف" بیان کی ہے۔ امام ذہبی کا قول ہے: "عَطِيَّةٌ ذَاهٍ"۔ لکن امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ عطیہ کی "تضعیف" ابن عدی، رازی اور واقظنی نے کی ہے۔ اور ابن حبان کا قول ہے: "لَا يَحِلُّ كِتَابُ حَدِيثِهِ إِلَّا عَلَى النَّجِيِّ" یعنی اس کی حدیث لکھنا جائز نہیں ہے مگر صرف تعجب کے لیے۔ ۱۱۶ھ اگرچہ عطیہ العوفی کی بعض احادیث کی تحسین امام ترمذی نے کی ہے لیکن سنی یہ ہے کہ امام ابوعلی ترمذی کی کسی حدیث کے بارے میں تصحیح یا تحسین کرنا حجت نہیں ہے، کیونکہ اس سلسلہ میں ان رحمہ اللہ کچھ متماثل واقع ہوئے ہیں چنانچہ امام ذہبی کا ایک مشہور قول ہے کہ "وَلَا يَعْتَمِدُ الْعُلَمَاءُ عَلَى تَصْحِيحِ التِّرْمِذِيِّ" ۱۱۸ھ یعنی علماء امام ترمذی کی تصحیح پر اعتماد نہیں کرتے۔

اس طریق اسناد میں ایک دوسرا مجروح راوی اسماعیل بن عمرو ہے جو امام واقظنی، رازی، ابن عدی اور ابن الجوزی کے نزدیک "ضعیف" ہے۔ ۱۱۹ھ

حضرت جابر کی حدیث بھی صرف ایک طریق سے ہی وارد ہوئی ہے جو حسب ذیل ہے:

فَاخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمْرَةَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ... الخ" (ذکرہ

لأنه تقرب التهذيب للفظ ابن حجر، ترجمہ عطیہ العوفی ۱۱۵ھ تهذيب التهذيب للفظ ابن حجر و

ابن الجوزی ۱۲۰۱ھ

یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے، کیونکہ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ: "اس طریق میں محمد بن حور اللک نے جس کا ذکر ہم نے آنفا کیا ہے اور عباس بن ولید راوی "مطعون ہے" ۱۲۱ھ

حضرت ابن کثیر سے جو حدیث بیان کی جاتی ہے وہ چار طرق سے وارد ہوئی ہے

اور وہ حسب ذیل ہیں:

طریق اول:

أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعَدَةَ
قَالَ أَخْبَرَنَا حَمْرَةُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا أَبُو أَحْمَدَ
ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ نَا مَعَانِيُّ
بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ أَبِي حَمِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مُؤْمِنٍ - (ذکرہ ابن الجوزی ۱۲۱ھ)

یہ روایت بھی ساقط الاعتبار ہے، کیونکہ اس طریق میں ایک راوی ابو البختری ہے جس کا نام وہب ابن وہب المدنی القاضی ہے اس کے متعلق ابن معین کا قول ہے: "كَانَ يَكْذِبُ عَدُوًّا لِلَّهِ" یعنی وہ اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا تھا۔ امام احمد کا قول ہے: "كَانَ يَضَعُ الْيَدَ عَلَى الْوَضَائِعِ" یعنی وہ جھوٹی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ امام ابن الجوزی نے اسے مقدمہ "موضوعات" میں درج کیا ہے۔
بکبار الوضائِعِ یعنی وہ کبار وضائِعِ میں سے تھا، لکھا ہے ۱۲۱ھ اس طریق کا دوسرا راوی محمد ابن ابی حمید ہے جس کے متعلق امام ابن الجوزی بھی کا قول نقل کرتے ہیں: "لَيْسَ بِشَيْءٍ" اور ابان

میزان الاعتدال للذہبی تراجم علیہ العرفی ۱۲۱ھ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ للالبانی ج ۲
ص ۱۵ ۱۲۱ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۵-۶۶ ۱۲۸ھ مقالات المکتوبی ص ۱۱
۱۲۱ھ العلل المتناہیہ ج ۱ ص ۶۵-۶۶ ۱۲۸ھ الضاج ص ۵۴-۵۵ ۱۲۱ھ ایضاج
ص ۶۴ ۱۲۱ھ ایضاج ص ۵۵ ۱۲۸ھ کتاب الموضوعات لابن الجوزی ج ۱ ص ۴۷-

کا قول ہے: "لَا يَحْتَجُّ بِهِ"۔ یعنی حجت نہیں ہے ۳۳۷ھ محمد ابن ابی حمید کو ذہبی نے بھی "ضعیف" بتایا ہے۔ امام بخاری نے اس پر "منكر الحديث" ہونے کا حکم لگایا ہے۔ امام نسائی کا قول ہے: "لَيْسَ يَثِقَتَهُ" یعنی ثقہ نہیں ہے۔ علامہ جلال الدین سیدوطی کا قول ہے: "اس کی حدیث سے کوئی استشہاد نہیں ہے" ۳۳۷ھ حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ محمد بن ابی حمید "مترک" ہے۔ ایک اور مقام پر کہا ہے کہ وہ "ضعیف الحدیث" اور "سعی الحفظ" ہے ۳۳۷ھ امام عقیلی نے اسے "ضعفاء" میں شمار کیا ہے۔ ۳۳۷ھ

طریق دوم:

أَبَانَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ الْمُظَفَّرِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْعَتِيبِيُّ قَالَ نَا ابْنُ الدَّحِيلِ
أَنَا الْعَقِيلِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَنْطَلَكِيِّ قَالَ
نَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى
بْنُ أَعْيَنٍ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَبُ الْعِلْمِ
الْخ" (ذكره العقبلي في ترجمة الروح وابن الجوزي)

یہ طریق اسناد بھی قوی نہیں ہے، کیونکہ اس میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے جو "ضعیف" ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کے ترجمہ میں درج کیا ہے: "صَدُوقٌ اخْتَلَطَ
أَخْبِرًا وَلَمْ يَمَيِّزْ فَنَزَلَتْ" یعنی صدوق ہے، آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہوا اور تمیز نہ کر پاتا تھا پس ترک
کر دیا گیا۔ علامہ بیہقی نے بھی اس کے "ضعف" کی یہی علت بیان کی ہے۔ ۳۳۷ھ حافظ عراقی نے
کا قول ہے: "إِسْنَادُهُ لَيْسَ"۔ یعنی اس کی اسناد میں لچک ہے۔ ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ
"دعیبی بن یونس روایت کرتے ہیں" میں نے اسے دکھا ہے وہ اختلاط کا شکار تھا، ۳۳۷ھ

۳۳۲ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۳ ۳۳۵ھ تدریب الراوی ۳۳۶ھ المطالب العالیہ
۳۳۷ھ الضعفاء للعقبلی ج ۷ ص ۲۲ ۳۳۸ھ العلل المتناہیہ لابن الجوزی ج ۱ ص ۶۹ ۳۳۹ھ
تقریب التہذیب لابن حجر عسقلانی، ترجمہ لیث بن ابی سلیم ۳۳۷ھ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۱۳۴

امام ابن الجوزی نے بھی کتاب "الموضوعات" میں اس کے "ضعف" کو بیان کیا ہے ۱۳۳۷ھ ابن عدی کا قول ہے: "وَوَكَفَّرَ بِهِ مُوسَىٰ عَنْ كَيْفِهِ" یعنی اس میں موسیٰ کا لیت سے روایت میں تفرق ہے۔ لیت کو امام احمد وغیرہ نے ترک کیا ہے، اگرچہ ابن معین نے اس کے متعلق "لَا يَأْسَ بِهِ" کہا ہے، لیکن اس کے ضعف کے لیے اس کا اختلاط کرنا ہی کافی ہے۔ ابن حبان نے بھی اسے "ضعیف" شمار کیا ہے۔ ۱۳۴۵ھ ابن عدی کا ایک اور قول ہے: "وَ عَامَّةُ حَدِيثِهِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ" یعنی عموماً اس کی حدیث غیر محفوظ ہوتی ہے۔ امام دارقطنی کا قول "فَعَايَسَهُ فِي الضَّعْفِ" یعنی حد درجہ ضعیف ہے۔ ابن خراسان کا قول ہے: "هُوَ مَتْرُوكٌ" یعنی وہ متروک ہے اور حدیث گھر کرتا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی ۱۳۴۶ھ اور علامہ ابن عساکر نے بھی اس کی "تضعیف" سے اتفاق کیا ہے۔ امام ابن الجوزی کا قول ہے کہ: لیت بن ابی سلیم کے متعلق ابو زرہ کا قول ہے: "لَا أَشْتَعِلُ بِهِ" اور ابن حبان کا قول ہے: — آخر عمر میں وہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا، اس نیند از خود گھر لیا کرتا تھا اور اسرائیل کو مرفوع کر دیتا تھا۔ اس کو ابن مہدی و یحییٰ و احمد نے ترک کیا ہے، علامہ محمد ناصر الدین الالبانی نے بھی ابن حبان کے اس قول کو نقل کیا ہے ۱۳۴۹ھ۔

لیث بن ابی سلیم کے علاوہ اس طریق میں روح بن عبد الوہاب بھی ہے، جس سے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد امام عقیلی فرماتے ہیں: "لَا يَتَّبَعُ عَكْسِيًّا" یعنی کوئی اس کی اتباع نہیں کرتا اور ابو حاتم کا قول ہے: "كَيْسٌ يَأْتِيَانِ رَوَىٰ أَحَادِيثَ مُتَنَاقِضَةً" یعنی وہ متین نہیں ہے، متناقض احادیث روایت کرتا ہے۔ ابن حبان نے اس کی توثیق کی ہے۔ ابن عدی نے خلید بن علی کے ترجمہ میں اس کی احادیث پر تعقب کیا ہے ۱۳۵۰ھ۔

۱۳۵۱ھ تخریج الاحیاء لابن عراق ج ۱ ص ۱۲۳ ۱۲۲ ۱۲۱ ۱۲۰ ۱۱۹ ۱۱۸ ۱۱۷ ۱۱۶ ۱۱۵ ۱۱۴ ۱۱۳ ۱۱۲ ۱۱۱ ۱۱۰ ۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۶ ۱۰۵ ۱۰۴ ۱۰۳ ۱۰۲ ۱۰۱ ۱۰۰ ۹۹ ۹۸ ۹۷ ۹۶ ۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۰ ۱۳۵۲ھ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج ۱ ص ۳۶۶-۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰

طریق سوم:

” اَنَا أَبُو مَنْصُورِ ابْنِ حَيَّوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَسْعَدَةَ
قَالَ نَاحِزَةُ قَالَ نَا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلْدَلُ
قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ (قَالَ نَا) مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ” طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ رُذِرَهُ

ابن الجوزی ۱۵۲ھ

یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس طریق کے متعلق امام ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ اس
میں محمد بن عبد الملک ہے جس کے متعلق امام احمد کا قول ہے: ” قَدْ رَأَيْتُهُ وَكَانَ يَضَعُ
الْحَدِيثَ وَيَكْتُبُهُ“، یعنی میں نے اس کو دیکھا ہے وہ حدیث گھر لکرتا اور صوبٹ باندھا کرتا
نفاہ ابن حبان کا قول ہے: ” لَا يَجِلُّ ذِكْرُهُ فِي الْكُتُبِ إِلَّا عَلَى جِهَةِ الْقَدْحِ فِيهِ“
یعنی اس کا ذکر کتابوں میں کرنا جائز نہیں ہے مگر صرف اس پر جرح و قدح کے لیے۔ ۱۵۳ھ

طریق چہارم:

” اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْجَوْهَرِيُّ
عَنِ الدَّارِقُطَنِيِّ عَنْ ابْنِ حَاتِمِ بْنِ حَبَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَحْمَدُ بْنُ مُنْبِعٍ قَالَ
نَا مَهْنَبُ بْنُ يَحْيَى الرَّمَلِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُوسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الشَّيْبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ” طَلَبُ الْعِلْمِ ... الخ“
ذکرہ ابن حبان والدارقطنی والحافظ وابن

الجوزی ۱۵۲ھ

ص ۱۲۰ ۱۵۱ھ لسان المیزان لابن حجر ج ۲ ص ۲۶۶ ۱۵۲ھ اعلل المتناہیة لابن الجوزی ج ۱ ص ۲۰۸

اس روایت پر بھی بھروسہ نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اس کے راوی احمد بن ابراہیم بن موسیٰ کے متعلق امام ابن الجوزی ابن حبان کا قول نقل فرماتے ہیں: "يُرْوَى عَنْ مَالِكٍ مَالِكٌ يُحَدِّثُ بِهِ قَطُّ" یعنی مالک سے "عَنْ" کے ساتھ روایت کرتا ہے حالانکہ انہوں نے ۳۱۱ سے کوئی حدیث بیان نہیں کی ہے اور فرمایا: هَذَا الْحَدِيثُ كَأَصْلِهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ حَدِيثِ نَافِعٍ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ" یعنی اس حدیث کی نہ ابن عمرؓ کی حدیث سے، نہ نافع کی حدیث سے اور نہ ہی مالک کی حدیث سے کوئی اصل ہے۔

اس روایت کے ایک دوسرے راوی مہنبا کے متعلق امام دارقطنی کا قول ہے:

میں نے مہنبا کا احتساب کیا ہے اس میں وہیم پایا جاتا ہے۔ ایک طرف وہ مالک موسیٰ بن ابراہیم المرزبی سے روایت کرتا ہے پھر اسی روایت کو بطریق موسیٰ بھی روایت کرتا ہے خلیب بغدادی فرماتے ہیں "محمد بن بیان جس نے مہنبا سے اور اس نے موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی ہے اس نے اسی طرح مالک سے بھی روایت کی ہے جس سے ہم اس حدیث پر پہنچتے ہیں کہ: لَا يَثْبُتُ شَيْءٌ مِّنَ الْقَوْلَيْنِ مَعًا" یعنی ان دونوں اقوال میں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا" ۵۶

اختتام پر اس باب کی جملہ احادیث کی تصحیح و تضعیف میں کبار محدثین و علمائے نقد و جرح محققین کے جو مختلف اقوال و آراء و نظریہ کتب میں ملتی ہیں ان میں سے چند مسائل پیش کی جاتی ہیں عراقی کا قول ہے کہ: "قَدْ صَحَّ بَعْضُ الْأَثَرِ بَعْضَ طَرِيقٍ" یعنی بعض اللہ نے اس کے بعض طرق کی تصحیح کی ہے۔ علامہ مزنی کا قول ہے: "إِنَّ طَرِيقَهُ تَبَلَّغَ بِهِ رُتَبَةُ الْحَسَنِ" یعنی اس روایت کے طرق حسن کے رتبہ تک پہنچتے ہیں۔ امام بیہقی کا قول ہے: "مَنْدُكُ شَهْرٌ وَلَا سَنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجِهٍ كُلِّهَا صَعِيفٌ" یعنی اس کا متن شہور لیکن اس کی اسناد ضعیف ہیں۔ اور روایت کی گئی ہے کہ جو جرح یہ تمام ضعیف ہیں۔ امام احمد بن حنبل کا مشہور قول ہے: "لَا يَثْبُتُ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ"، یعنی ہمارے نزدیک اس باب میں کوئی چیز ثابت نہیں ہے۔ ایسا ہی ایک قول ابن راھویہ سے بھی منقول ہے۔ ابوعلی نیشاپوری کا قول ہے: "إِنَّهُ لَمْ يَصِحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ"

۱۵۳ھ الفصاح ص ۶۳ ۱۵۴ھ مجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۱۴۱ طبع دارالوعی بحلب ۱۳۹۶ھ

اِسْنَادٌ، وَمَثَلٌ بِهِ اَلْحَاكِمُ لِلْمَشْمُورِ كَيْسٌ بَصْرِيٌّ، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس میں (ضعیف) اسناد ہیں۔ اور ایسا ہی حاکم سے منقول ہے کہ یہ روایت مشہور ہے، صحیح نہیں ہے۔ ابن الصلاح نے بھی اس بارے میں اسی رائے کی اتباع کی ہے۔ علامہ ابوالحسن علی بن محمد عراقی الکنافی اور علامہ سخاویؒ نے ان تمام اقوال کو اپنی تصانیف میں ترجیحاً نقل کیا ہے ۱۵۸ھ۔

اما ابن ابجوزی نے "العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ" میں اس روایت کے اکثر طریق اسناد جمع کرنے کے بعد ان میں سے ہر ایک کو فن اسماء الرجال کی کسوٹی پر پرکھا اور ان تمام روایات کی قلعی کھول کر تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ فَجَزَاهُ اللهُ! اختتام پر آل رحمہ اللہ ان تمام روایات کے متعلق فیصلہ کن انداز میں فرماتے ہیں: "هَذِهِ الْاَحَادِيثُ كُلُّهَا لَا يَثْبُتُ" یعنی تمام احادیث ثابت نہیں ہیں۔ ۱۵۹ھ آل رحمہ اللہ نے اس بارے میں امام احمد بن حنبلہؒ پر مشہور قول نقل فرما کر بحث کا خاتمہ فرمایا ہے: "لَا يَثْبُتُ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ" جو اپنی جگہ ایک سند اور حتمی فیصلہ کا مقام رکھتا ہے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ!

و لسان الميزان للمحافظ ابن حجر عسقلانی ج ۱ ص ۱۳۲ والعلل المتناہیہ لابن ابجوزی ج ۱ ص ۵۵ -
 ۱۵۵ھ العلل المتناہیہ لابن ابجوزی ج ۱ ص ۶۳ ۱۵۶ھ لسان الميزان للمحافظ ابن حجر عسقلانی ج ۱ ص ۱۳۲ ۱۵۷ھ تخریج الاحیاء لابن عراق ج ۱ ص ۱۵۸ تنزیہ الشریعہ المرفوعہ عن الاخبار الشیعیہ الموضوعة لابن عراق ج ۱ ص ۲۵۸ طبع مطبعة العاطف ۱۳۷۸ھ والمقاصد الحسنہ للسخاوی ج ۱ ص ۲۷۵ -

ادارہ "محدث"

کی طرف سے

تَنْبِيْهُنَّ اللهُ مِنْكُمْ!

قارئین محدث کو
 عید مبارک ہو۔

